## سوال

میں سورۃ النساء کی آیت نمبر (15) کے معنی معلوم کرنا چاہتا ہوں جس میں زانیہ عورت کو گھر میں موت تک قید کرنے کا کہا گیا ہے یا پھر اس کے لیے کوئی نکلنے کا راہ بن جائے ۔ توکیا اس سے زانیہ کی سزا مراد لی جاسکتی ہے یا پھر باقی عمر قید کرنا مقصود ہے ؟ اور کیا اس کا معنی کیا ہے کہ اللہ تعالی اس کے لیے کوئی راہ نکال دے ؟ میں چاہتا ہوں کہ اسلام مسلمانوں سے ہی سمجھوں ، میں آپ کا وقت دینے پر مشکور ہوں

## جواب

الحمد للہ

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

تمہاری عورتوں میں سے جو بھی بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو ، اگر وہ گواہی دیں توان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو ، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کردے ، یا پھر اللہ تعالی ان کے لیے کوئی اور راہ نکال دے النساء (15) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ اگر عورت کا زنا دلائل وگواہی سے ثابت ہوجاتا تو اسے گھر میں موت تک قید کردیا جاتا اور اس کا گھر سے نکلنا ممکن نہ تھا ، اس لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

اور تمہاری وہ عورتیں جو فحش کام کریں ، یعنی زنا کریں ، ان پر اپنے اندر سے چار گواہ طلب کرو ، اور اگر گواہی دیں دیں توانہیں موت تک گھروں میں قید رکھو یا پھر اللہ تعالی ان کے لیے کوئی اور راستہ نکال دے ۔

اللہ تعالی نے ان کے لیے جو راستہ بنایا وہ اس حکم کی منسوخی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

حکم اسی طرح تھا حتی کہ اللہ تعالی نے سورۃ النور میں کوڑے یا پھر رجم کا حکم نازل کرکے اسے منسوخ کردیا ، اور اسی طرح عکرمہ اور سعید بن جبیر ، حسن اور عطاء خراسانی اور ابو صالح ، قتادہ اور زید بن اسلم اور ضحاک سے مروی ہے کہ یہ منسوخ ہے جو کہ ایک متفقہ مسئلہ ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ سعید سے اور وہ قتادہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے حسن سے اور وہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے بیان کرتے ہیں رحمہم اللہ جمیعا انہوں نے بیان کیا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی وحی نازل ہوتی توآپ اسے محسوس کرتے اور آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا تھا ، ایک دن اللہ تعالی نے آپ پر وحی نازل فرمائی اور جب آپ سے وحی کی حالت ختم ہوئی تو فرمانے لگے :

مجھ سے حاصل کرلو ، اللہ تعالی ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے ، شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ اور کنوارہ کنوارے سے ، شادی شدہ کو سو کوڑے اور پتھروں سے رجم ، اور کنوارے کو سو کوڑے اور ایک برس کے لیے جلاوطنی ۔

اسے اصحاب سنن اورامام مسلم رحمہم اللہ نے بھی قتادہ عن الحسن عن الحطان عن عبادہ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے روایت کیا ہے اوراس کے الفاظ یہ ہیں :

مجھ سے حاصل کرلو اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ کنوارے سے ( زنا کرے تو ) سوکوڑے اورایک برس جلاوطنی ہے ، اورشادی شدہ شادی شدہ سے ( زنا کرے تو ) سوکوڑے اورسنگسار ہے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

اورامام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کچھ اس طرح رقطراز ہیں :

پہلے پہل ابتداء اسلام میں زانیوں کی سزا یہی تھی ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اورحسن کا یہی قول ہے اورابن زید نے کچھ زیادہ کہا ہے کہ : اورانہیں ( زنا کرنے والوں کو ) بطور سزا نکاح سے موت تک منع کردیا جاتا تھا اس لیے کہ انہوں نے کسی وجہ کے بغیر ( زنا ) کا ارتکاب کیا تھا ۔

لیکن یہ حکم بھی ایک وقت تک رہا جوکہ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ میں بیان ہے کہ :

( مجھ سے حاصل کرلو ، مجھ سے حاصل کرلو اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے کنوارہ کنوارے کے ساتھ ( زنا کرے تو ) سوکوڑے اورایک برس جلاوطنی اوراگرشادی شدہ شادی شدہ سے ( زنا کرے تو ) سوکوڑے اوررجم ( سنگسار ) ہے ۔

اوربعض علماء کا کہنا ہے کہ کوڑوں کے ساتھ ساتھ اذیت اورتعزیر باقی ہے ، اس لیے کہ ان کا آپس میں کوئی تعارض نہیں بلکہ یہ دونوں ایک شخص پر محمول کی جاسکتی ہیں ، لیکن قید کے منسوخ ہونے پر اجماع ہے ۔ واللہ اعلم ۔

بہتر ہے کہ اس کے بعدوالی آیت کی تفسیر بھی معلوم کرلی جائے تا کہ مکمل فائدہ ہوسکے جوکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم میں سے جوافراد ایسا کام کریں انہیں اذیت دو اوراگر وہ دونوں توبہ اوراپنے اعمال کی اصلاح کرلیں توانہیں تکلیف دینے سے اعراض کرلو ، بلاشبہ اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والا اوررحم کرنے والا ہے النساء ( 16 ) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

اللہ تعالی کا یہ فرمان : اورتم میں سے جوافراد ایسا کام کریں انہیں اذیت دو یعنی جو دو مرد آپس میں فحش کام کریں انہیں اذیت دو ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اورسعید بن جبیر وغیرہ کا کہنا ہے کہ :

انہیں یہ اذیت انہیں شتم برا بھلا کہنے اورعار دلانے اورجوتے وغیرہ مارنے میں ہے ۔

ابتداء میں حکم اسی طرح تھا بعد میں اللہ تعالی نے کوڑوں یا پھر رجم کے ساتھ منسوخ کردیا ۔

عکرمہ ، عطاء ، حسن ، اورعبداللہ بن کثیر رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ آیت عورت اورمرد کے زنا کرنے کے بارہ میں نازل ہوئی ۔

اوراللہ تعالی کا یہ فرمان : اگروہ دونوں توبہ کرلیں اوراپنے اعمال کی اصلاح کرلیں ۔

یعنی اگروہ اپنے اس فعل کوترک کردیں اوراپنے اعمال کی اصلاح کرلیں اوراچھے اعمال کرنے لگیں توان دونوں سے اعراض کرلواورانہیں کوئی اذیت نہ دو ۔

توان دونوں سے اعراض کرلویعنی انہیں برابھلانہ کہواورانہیں عاربھی نہ دلاؤ کیونکہ وہ اس سے توبہ کرچکے ہیں اورتوبہ کرنے والااسی طرح ہے جس طرح کہ کسی کے گناہ نہ ہوں ۔

اورفرمان باری تعالی ہے :

بلاشبہ اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والااوررحم کرنے والا ہے ۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تم میں سے کسی ایک کی لونڈی زنا کی مرتکب ہوتواسے کوڑے لگائے جائيں اوراسے اس پرعار نہیں دلائی جائے گی ) ۔

یعنی حدلگائے جانے کے بعداس نے جوکچھ کیا ہے اس کی عار نہیں دلائی جائے گی کیونکہ جوکچھ کیا ہے اس کا کفارہ ہے ۔

واللہ اعلم .